سوال

(160) قبر پر خیمہ لگانے کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتب حدیث میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ جب حسن بن حسن بن علی فوت ہوگئے تو اس کی بیوی نے ان کی قبر پر سال بھر خیمہ لگائے رکھا، نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر خیمہ لگا ہوا دیکھا تو وہاں بیٹھے ہوئے غلام کو کہا کہ اس خیمہ کو اکھاڑ دیا جائے۔ (بخاری) سوال یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں ایسے امور کہاں تک درست تھے اور کیوں ایسے امور سے قبر پرست حضرات دلیل لیتے ہیں کہ قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنا جائز ہے وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبر پرستوں کی عجیب ذہنیت ہے کہ ناجائز امور کو جائز قرار دینے کے لئے جن واقعات کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے، ان واقعات میں ہی ان کی تردید موجود ہے لیکن اس تردید کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ سوال میں ذکر کردہ واقعات صحیح بخاری میں موجود ہیں لیکن سائل نے انہیں نا مکمل ذکر کیا ہے۔ حقیقت حال کی وضاحت کے لئے ہم انہیں مکمل طور پر ذکر کرتے ہیں۔ ۹۷ھ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسن فوت ہوئے تھے تو ان کی بیوی نے ایک سال تک ان کی قبر پر خیمہ لگائے رکھا جب خیمہ اکھاڑ دیا گیا تو ہاتف غیبی سے آواز آئی ''کیا اپنی گم شدہ چیز کو انہوں نے حاصل کر لیا۔'' پھر جواب میں ایک اور آواز سنائی دی '' حاصل کیا ہونا تھا بلکہ مایوس ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔'' [صحیح بخاری، الجنائز، تعلیقاً باب نمبر: ٦١]

اس روایت پر امام بخاری رحمہ اللہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے کہ ''قبروں کو جائے سجدہ قرار دینا مکروہ ہے۔'' واضح رہے کہ خیمہ لگانے والی خاتون حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی لخت جگر حضرت فاطمہ تھیں۔ انہیں اپنے خاوند سے انتہائی محبت تھی۔ شدت جذبات میں آ کر محض اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے انہوں نے اپنے خاوند کی قبر پر خیمہ لگایا۔ انہوں نے اہل قبر سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے یہ کام نہیں کیا تھا اس کے باوجود ہاتف غیبی سے جو آواز آئی ہے اس سے اس عمل کے ناپسندیدہ ہونے کا واضح اشارہ ملتا ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے علامہ ابن المنیر کے حوالہ سے لکھا ہے۔ [فتح الباری، ص: ۲۵۶، ج ۳]

سوال میں ذکر کردہ دوسرے واقعہ کو بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے تعلیقاً ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر خیمہ لگا دیکھا تو کہا اے غلام! اسے اکھاڑ دو کیونکہ اس کا عمل ہی اس پر سایہ فگن ہوگا۔ [صحیح بخاری، الجنائز، باب: ۸۱]

ابن سعد نے اس روایت کو موصولاً ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی قبر کے پاس سے گزرے تو وہاں خیمہ لگا دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اے غلام! اسے اکھاڑ دو کیونکہ اس کا عمل ہی سایہ کے لئے کافی ہے۔ غلام نے کہا کہ میری مالکہ مجھ پر ناراض ہوگی اور مارے گی آپ

نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا، چنانچہ اس نے خیمہ کو ختم کردیا۔ [فتح الباری، ص: ۲۸۴، ج ۳]

ابن سعد کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خیمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لگوایا تھا لیکن وہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک مجہول راوی ہے، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شرک کے معاملہ میں بہت حساس تھیں اگر اس اثر کی صحت کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا موقف صحیح قرار پاتا ہے کیونکہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر پر عمارت بنانا حرام ہے۔ خیمہ لگانا بھی اسی قبیل سے ہے چونکہ اس سے شرک کا دروازہ کھلتا ہے، اس لئے دیگر وسائل شرک کی طرح یہ بھی حرام ہے۔ بہرحال یہ دونوں واقعات قبر پرستوں کی دلیل نہیں بن سکتے بلکہ ان کے اندر ہی شرکیہ موقف کی تردید موجود ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:195